Vol.5 No.3 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

تاریخ انسانی میں خواتین میں نقاب پہننے کی ابتداء: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک وضاحتی مطالعہ

THE ORIGINS OF WEARING VEIL (PARDA) AMONG WOMEN IN THE HISTORY OF MANKIND: A DESCRIPTIVE STUDY IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS

Faizan Ali
University of Okara

Abstract:

Islam was not the first culture to practice veiling their women. Veiling practices started long before the Islamic prophet Muhammad was born. Societies like the Byzantines, Sassanids, and other cultures in Near and Middle East practiced veiling. There is even some evidence that indicates that two clans in southwestern Arabia practiced veiling in pre-Islamic times, the Banū Ismāʿīl and Banū Qaḥṭān. Veiling was a sign of a women's social status within those societies. In Mesopotamia, the veil was a sign of a woman's high status and respectability.

Key Words: Veiled Women, Hijab, Religion, Cultural Practice

مذہب اور ثقافت، یہ معاشرے میں پردے کی قبولیت اور پروجیکشن کی دو بنیادیں ہیں۔ دنیا کے تقریباً تمام حصوں میں خواتین پورے جسم کو ڈھانپنے والے لباس پہنتی ہیں۔ مزید برآں، جسمانی سحر اور آب و ہوا کی ضرورت کی وجہ سے لباس اور سر ڈھانپنا کچھ مختلف ہے۔ پردے کی فلسفیانہ پیتھالوجی پردہ کی موافقت کی اصل بنیاد مذہب ہے۔ عالمی بڑے مذاہب سے آگے، ایک سماجی رجحان میں خواتین کے پردے کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں بلکہ معمولی لباس کی وکالت کی گئی ہے اور پردہ کو عزت، وقار اور شائستگی کے نشان کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

تعارف:

سماجی و تاریخی نقطہ نظر کے مطابق، پانچ بنیادی عوامل ہیں یعنی نفسیاتی، معاشی، فلسفیانہ، اخلاقی اور سماجی جو بنی نوع انسان کی تاریخ میں عورتوں میں پردے کے نظام کو فروغ دیتے ہیں۔

1- فلسفیانہ جڑیں:

موافقت کے پردے کی فلسفیانہ بنیاد عورتوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سنت پرستی اور نفرت پر عمل کرنے کا رجحان ہے۔

سینٹ پالاپنی ہی تپسیا کے لیے بولتا ہے، وہ اپنے جسم کو نظم و ضبط کے بارے میں لکھتا ہے "ایک کھلاڑی کی طرح، تاکہ اسے انجیل کی خدمت میں استدلال کے تابع کر دیا جائے"۔ (2)

قدیم قدیم کے عیسائی مصنفین جیسےاوریجن،جیروم،سینٹ Ignatius،جان کریسوسٹوم، اورآگسٹینکے معنی کی تشریح کیبائبلایک "انتہائی متعصب مذہبی ماحول" کے اندر متن۔ (3)

"عیسائیت کے ابتدائی دور میں، اس قسم کی سوچ سینٹ پال کے ذریعے پروان چڑھی جب برہمی کی حوصلہ افزائی کی گئی اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو شیطان کو تباہ کرنے

Vol.5 No.3 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

کے لیے بیابان کی طرف منتقل کیا گیا۔ سینٹ پال کے مطابق، "جسم کی صفائی روح کی صفائی کے خلاف ہے اور جوئیں 'خدا کے موتی' سمجھی جاتی ہیں۔

ہندومت میں،سادھوسنت کی انتہائی شکلوں کے لیے جانا جاتا ہے۔ ''وہ عورتوں اور جنسی لذتوں سے پرہیز کرتے ہیں''۔ (5)

راہب اور راہبائیں مکمل برہمی کی مشق کرتے ہیں۔ وہ مخالف جنس کے کسی فرد کے ساتھ "بیٹنگ پلیٹ فارم کو چھو یا شیئر نہیں کرتے" (6)۔

یہ وہی بنیاد ہے کہ ایشیائی ممالک میں فقیروں کے لمبے لمبے بال رکھنے والے، جنہوں نے "سنواسی پر عمل کیا اور عورتوں سے برہم رہے"۔ (7)

اس فکر کا بنیادی ماخذ قدیم ہندوستان ہے جہاں مرد اور عورت کے درمیان سنت پرستی کے ذریعہ ایک رکاوٹ پیدا کی گئی تھی کیونکہ "عورت شہوت انگیز لذت کی اعلی ترین شکل ہے" (8)

یہ ایک انسانی نفسیاتی عمل ہے کہ جب کسی کو ٹھکرا دیا جاتا ہے تو انسان اپنے آپ کو چھپا لیتا ہے۔ جب کوئی چیز اپنی کشش اور اہمیت کھو دیتی ہے تو وہ ڈھانپ کر نظر انداز کر دیتی ہے۔

لہٰذا، پردہ (پردہ) عورتوں کے درمیان ظاہر ہوا، بالکل مخالف ردعمل میں، فلسفہ پرستی کی وجہ سے۔

2. سماجی عدم تحفظ کی جڑیں:

پردہ (پردہ) کو اپنانے کی ایک اور بنیاد خواتین کے عدم تحفظ کا خوف ہے۔ خاص طور پر خوبصورت خواتین کے لیے تحفظ کا فقدان تھا، جو دنیا کے بہت سے معاشروں میں ترقی کر چکی تھی۔

عدم تحفظعام بے چینی یا گھبراہٹ کا احساس ہے جس کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ادراکاپنے آپ کو ناپسندیدہ، ناکافی یا بیکار ہونا۔ "عدم تحفظ کا سبب بن سکتا ہےشرم،پاگل پناورسماجیواپسی" (9) عدم تحفظ جتنی زیادہ ہوگی، تنہائی کی ڈگری اتنی ہی زیادہ ہوگی۔

ایک مشرقی بادشاہ انوشیروان کی فوج میں ایک میجر تھا جس کی ایک خوبصورت بیوی تھی۔ ایک دن جب میجر شہر سے باہر تھا، انوشیروان اپنی بیوی کے پاس گیا۔ بعد ازاں بیوی نے انوشراون کی آمد کا اپنے شوہر کو بتایا۔ میجر نے اسے جانے دیا۔ انوشیروان کو اطلاع ملی کہ میجر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ انوشیروان نے جب میجر کو دیکھا تو اس نے کہا، "میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے پاس ایک خوبصورت باغ تھا جسے تم نے چھوڑا تھا۔ کیوں؟" میجر نے کہا۔ ''مہاراج، میں نے باغ میں شیر کے قدموں کے نشان دیکھے اور ڈر گیا کہ شیر مجھے کھا نہ جائے۔'' انوشیروان ہنس پڑا۔" (10)

اس طرح، کوئی سیکورٹی نہیں تھی. ہر کوئی خوف میں رہتا تھا اس لیے قدیم دور میں عورتوں کے پردے (پردہ) کی ایک اور بنیاد عدم تحفظ تھی۔

3. اقتصادی Snub / جڑیں:

پردہ (پردہ) کے لیے ایک اور بنیاد کا مطالعہ کیا گیا ہے جو مردوں کے ہاتھوں خواتین کا معاشی استحصال ہے۔ انسان نے پردہ کا نفاذ کیا اور عورتوں کو گھر میں محدود کر دیا تاکہ اس کے معاشی فائدے کی سرگرمیوں کو روکا جا سکے کیونکہ وہ عورتوں پر اس کے کھانا کھلانے اور اپنی جبلت کی تسکین کے لیے بالادستی حاصل کرنا چاہتا تھا۔

Vol.5 No.3 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

یہ واضح ہے کہ یہ دور معاشیات کے بارے میں دوسروں کے کہنے سے تیار کیے گئے تھے، جس میں انسانیت کے مختلف ادوار کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں "پہلا دور فرقہ وارانہ، پھر جاگیردارانہ دور، سرمایہ داری کا دور اور کمیونزم کا دور" ہے۔ (11)

جدید دنیا میں خواتین کے ساتھ معاشی ناانصافی کو نئی اصطلاح میں "اقتصادی زیادتی" کہا جاتا ہے۔ "معاشی زیادتی*یہ تب ہوتا ہے جب زیادتی کرنے والے کا شکار کی رقم اور دیگر معاشی وسائل پر کنٹرول ہوتا ہے*۔(12)

"عورتوں کے ساتھ معاشی بدسلوکی کی وجہ سے تنہائی پر زور دیا جاتا ہے"،(13) شکار کے پاس عام طور پر بہت کم پیسے ہوتے ہیں اور چند لوگ جن پر وہ مدد مانگتے وقت بھروسہ کر سکتے ہیں۔

اگر کوئی شکار کرائے کی رہائش حاصل کرنے کے قابل ہے، تو امکان ہے کہ اس کے اپارٹمنٹ کمپلیکس میں جرم کے لیے "زیرو ٹالرینس" کی پالیسیاں ہوں گی۔ "یہ پالیسیاں انہیں بے دخلی کا سامنا کرنے کا سبب بن سکتی ہیں" (14) چاہے وہ تشدد کا شکار (مرتکب نہیں ہوں۔

ان ایجنسیوں میں اکثر چند ملازمین ہوتے ہیں اور سینکڑوں متاثرین امداد کی تلاش میں ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے بہت سے متاثرین "اُن کی ضرورت کی مدد کے بغیر رہ جاتے ہیں"۔(15)

کیا یہ سچ ہے کہ عورتوں کی معاشی گھٹن پہلے بھی موجود تھی، اب بھی، دنیا کے ان مقامات پر جہاں پردہ کا رواج نہیں ہے اور ماضی میں اور اب بھی لوگ پردہ کرنے کی طرف مائل ہیں/ہیں؟

4. اخلاقی انا پرستی بلکہ انسان کی خود غرضی:

پردے کی ظاہری شکل کے لیے ایک اور بنیاد تلاش کی گئی (پردہ) عورتوں کے لیے مردوں کے اخلاقی رویے تھے۔

"خود غرضی اپنے آپ کے ساتھ ضرورت سے زیادہ یا خصوصی تشویش کی نشاندہی کرتی ہے" (16)؛ یہ اپنی ضروریات یا خواہشات کو دوسروں کی ضروریات یا خواہشات پر رکھنے کے عمل سے باہر ہے۔

دوسرے لفظوں میں، اخلاقی انا پرستی بھی عقلی انا پرستی سے مختلف ہے، جو کہ صرف یہ کہتی ہے کہ "کسی کے مفاد میں کام کرنا عقلی ہے۔" (17) یہ عقائد، اگرچہ، اخلاقی انا پرستی کے ساتھ مل سکتے ہیں۔

"خود پسندی، یا بلکہ خود پسندی، یا انا پرستی، کو اخلاقیات کی بنیاد کے طور پر زیادہ معقول طور پر بدل دیا گیا ہے۔" (18) اپنے آپ کو، سخت زبان میں، ہم کوئی فرائض ادا نہیں کر سکتے، ذمہ داری بھی دو فریقوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

قانون افراد کو خود یا جائیداد کے دفاع میں تشدد کا استعمال کرنے کی اجازت دے سکتا ہے، لیکن اس معاملے میں، جیسا کہ خود انا اور خود غرضی کی مثال میں، "طاقت استعمال کرنے کی صلاحیت خود کی طرف سے دی گئی ہے، اور صرف خود کی طرف سے۔ " (19)

مرد نے خود غرضی، خود غرضی، انا پرستی اور دوسرے مردوں کے لیے حسد کی وجہ سے عورتوں پر پردہ ڈال دیا تاکہ وہ اس کے ساتھ خاص لطف اندوز ہو سکے۔ یہ سیکس کی حد سے زیادہ لالچ کی ایک شکل ہے، جو بالآخر عورتوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔

رسل کا کہنا ہے کہ انسان ایک خاص حد تک اس قابل ہو چکے ہیں کہ "دولت کے حوالے سے اپنے لالچ پر غلبہ حاصل کر سکے، وہ اپنے جنسی حرص پر قابو نہیں پا سکے"۔ (20)

مرد کی مردانگی یا غیرت کے مقابلے میں عورتوں پر غلبہ حاصل کرنے کی خود غرضی یا حسد کی وجہ سے مرد نے پردہ ڈالنے اور عورتوں کو گھر تک محدود رکھنے کی مشق کی۔ مرد کے اس اخلاقی رویے کی بنیاد پر خواتین مختلف معاشروں میں پردہ کرنے کی عادی ہیں۔

5- نفسیاتی جڑیں:

یہ بھی پایا جاتا ہے کہ پردہ کرنا اور عورتوں کو گھر کی حدود تک چھپانا نفسیاتی پہلوؤں پر مبنی ہے۔ عورت کو شروع سے ہی مرد کے سامنے احساس کمتری کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ اس کے جسم میں مرد کے مقابلے میں کم نامیاتی طاقت ہوتی ہے اور دوسرا یہ کہ اسے ماہانہ خون آتا ہے جو مرد کے مقابلے میں اس کی بہت سی صلاحیتوں کو متاثر کرتا ہے۔ اس قسم کی نفسیاتی زیادتیوں نے خواتین میں احساس کمتری پیدا کیا۔ قدیم زمانے میں اور یہاں تک کہ آج کے کچھ معاشروں میں بھی خواتین دونوں طرح کے احساس کمتری کا شکار ہیں۔ ان احساسات کے نفسیاتی ردعمل میں خواتین نے اپنے اوپر پردہ ڈالا اور خود کو چھپا لیا۔

ایک اور بڑی وجہ جس کی وجہ سے معاشروں نے پردے کو اپنایا وہ خواتین کے احساس کمتری کا ردعمل تھا۔ انہوں نے اپنی کوتاہیوں پر قابو پانے کے لیے مردوں کے سامنے خود کو چھپایا اور کمتری کا الزام لگایا۔

پردہ کا سفر:

عظیم تبدیلی دو عالمی جنگوں اور ڈپریشن کے نتیجے میں آئی۔ 1920 کی دہائی میں لباس کی ہیم لائن گھٹنے سے نیچے تک پہنچ گئی۔ پتلون اور شارٹس کو وسیع پیمانے پر قبولیت حاصل کرنے میں مزید تیس سال لگیں گے اور ہیم لائنز کو گھٹنے سے اوپر اٹھنے میں چالیس یا اس سے زیادہ سال لگیں گے۔ احاطہ کے اختتام کا آغاز 1920 کی دہائی تک جاری تھا۔ 19ویں صدی میں امریکہ میں اکثر خواتین باہر جاتے وقت اپنے بالوں کو ڈھانپتی تھیں۔ انہوں نے ایسا کرنے کے لیے بونٹ اور نصب کیپ کا استعمال کیا۔ 1800 کی دہائی کے آخری سالوں میں ٹوپیاں فیشن میں آئیں، فیشن میں رہیں، اور کبھی بھی مکمل طور پر غیر فیشن نہیں ہوئیں۔ تاہم، ٹوپی لباس کی ایک شے بن گئی جسے زیادہ تر لوگ صرف موسم کی حفاظت کے لیے پہنتے ہیں۔ ہم اب بھی بہتر ڈپارٹمنٹ اسٹورز میں فیشن ایبل ٹوپیاں فروخت کر سکتے ہیں۔ کسی عقلمند نے کہا ہے کہ اگر ایک نسل بھی کسی خاص عمل کو روک دے تو گویا وہ عمل کبھی ہوا ہی نہیں۔ مثال کے طور پر آپ کو صرف دودھ پلانے کو دیکھنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ جب لوگ کسی خاص مشق کو چند نسلوں تک روک دیتے ہیں تو کیا ہوتا ہے۔ سر ڈھانپنے کا یہی حال ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہر کسی نے اس عمل کو روک دیا ہے۔ سب نے سر ڈھانپنا بند نہیں کیا۔ کافی لوگوں نے اسے پہننا چھوڑ دیا کہ لوگ بھول گئے کہ اکثر خواتین اسے ایک بار پہنتی تھیں اور وہ بھول گئیں کہ اسے کیوں پہنا گیا تھا۔ "ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچانو گے۔" ایسا نہیں ہے کہ ہر کسی نے اس عمل کو روک دیا ہے۔ سب نے سر ڈھانپنا بند نہیں کیا۔ کافی لوگوں نے اسے پہننا چھوڑ دیا کہ لوگ بھول گئے کہ اکثر خواتین اسے ایک بار پہنتی تھیں اور وہ بھول گئیں کہ اسے کیوں پہنا گیا تھا۔ "ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچانو

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

گے۔" ایسا نہیں ہے کہ ہر کسی نے اس عمل کو روک دیا ہے۔ سب نے سر ڈھانپنا بند نہیں کیا۔ کافی لوگوں نے اسے پہننا چھوڑ دیا کہ لوگ بھول گئے کہ اکثر خواتین اسے ایک بار پہنتی تھیں اور وہ بھول گئیں کہ اسے کیوں پہنا گیا تھا۔ "ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچانو گے۔"

حوالہ جات

.1 ابتدائی عیسائی تحریر، "پاؤل کا پہلا خط: 1 کرنتھیوں کا رسول، "9:25"، امریکن سٹینڈرڈ ورژن، (USA): پیٹر کربی، 2001)،
.2 جیروم سینٹ، "نیو ایڈونٹ - کیتھولک انسائیکلو پیڈیا: اسسیٹیکزم"، (لاس ہرمناس: بیکن اور لارا پریس، 2005)، صفحہ۔ 320، جلد۔ میں
.3 رسل برٹرینڈ، "شادی اور اخلاقیات"، (لندن: جارج ایلن اینڈ انون لمیٹڈ، 1929)، صفحہ۔ 30۔
.4 اولیویل پیٹرک، یادوا پرکاسا کی کتاب کا "برہمنی سنت کے اصول و ضوابط" ترجمہ، (دہلی: سری ستگورو پبلی کیشنز، 1996)، صفحہ۔ 154
.5 فرینک ولیم، وغیرہ، "اے ہسٹری آف ایشیا"، (ایلن اینڈ بیکن، 1964)، صفحہ۔ 235.
.6 بختیار لیلہ، "اسلامی حجاب-معمولی لباس" (تہران: اسلامی تبلیغی تنظیم، 1998)، صفحہ۔ 68
.7 ابید، ص۔ 31
.8 ایرک اے فشر اور سٹیون ڈبلیو شارپ، "روزمرہ کے تنازعات کو منظم کرنے کا فن"، (ویسٹ پورٹ، سی ٹی: گرین ووڈ پبلشنگ کمپنی، 2004)، صفحہ۔ 52
.9 Ibid 7، صفحہ. 42
.10 Ibid 7، صفحہ. 41
.11 کننگھم جان ایم، "محدود ذمہ داری کمپنی آپریٹنگ ایگریمنٹس کا مسودہ تیار کرنا"، 'اقتصادی بدسلوکی'، (NY: Aspen Publishers Online، 1998)، صفحہ 890
.12 انسانی حقوق کے وکیل، "خواتین کے خلاف تشدد بند کرو"، (MN، USA: اپریل 2010)، [آن لائن] http://stopvaw.org/domestic_violence_and_housing.html
.13 امریکن سول لبرٹیز یونین، "خواتین کے حقوق کا منصوبہ"، (نیویارک: ACLU فاؤنڈیشن، 2007)، [آن لائن]http://www.aclu.org/FilesPDFs/housing%20paper.4.pdf.
.14 Ibid 13
.15 وال فرانسڈی'*پریمیٹ اور فلسفی: اخلاقیات کیسے تیار ہوئیں*'، (NJ، USA: Princeton University Press، 2009)، 13 .p، [آن لائن]http://press.princeton.edu/titles/8240.html
.16 سینڈرز سٹیون ایم، "کیا انا پرستی اخلاقی طور پر قابل دفاع ہے؟ فلسفہ"، (ہالینڈ: اسپرنگر، 1988)، صفحہ۔ 2-3، والیوم۔ XVIII
.17 جیفرسن تھامس، "اخلاقی احساس۔ امریکی تاریخ کی تعلیم"، (NJ، USA: پرنسٹن یونیورسٹی پریس، 1814)، صفحہ۔ 128
.18 ویبر میکس، "سماجی اور اقتصادی تنظیم کا نظریہ"، (نیویارک: سائمن اینڈ شوسٹر، 1997)، صفحہ۔ 154.
.19 رسل برٹرینڈ، "شادی اور اخلاقیات"، (لندن: جارج ایلن اینڈ انون لمیٹڈ، 1929)، صفحہ۔ 82
.20 *Ibid، صفحہ 86*